# دستبرداری کی شق

''مقامی زبان میں ترجمہ شدہ فیصلہ مدعی کے محدود استعمال کے لئے ہے کہ وہ اسے اپنی زبان میں سمجھنے اور اسے کسی اور مقصد کے لئے استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ تمام عملی اور سرکاری مقاصد کے لیے فیصلے کا انگریزی وژن مستند ہوگا۔

## چنتامن راؤ

بنام

## ریاست مدھیہ پردیش

## رام کرشنا

بنام

## ریاست مدھیہ پردیش

[شری ہری لال کنیہ، چیف جسٹس، مہر چند مہاجن، مکھرجیا، داس اور چندرسیکھرا ایئر جج صاحبان۔

وسطی صوبے اور بیڑیوں کی تیاری کے بیرارضابطے (زرعی مقاصد) ایکٹ (LXIV بابت 1948)، دفعہ۔ 4 ,3 — زرعی سیزن کے دوران بیڑی کی تیاری پر پابندی کا قانون- جواز- تجارت یا کاروبار جاری رکھنے کے بنیادی حق کی پابندی — پابندیوں کی معقولیت- معقولیت کی جانچ- عدالت کا دائرہ اختیار اس بات پر غور کرنے کے لیے کہ آیا پابندیاں معقول ہیں- آئین ہند، 1950، دفعہ 19 (1) (ز)، 19(6)۔

وسطی صوبے اور بیڑیوں کی تیاری کے بیرارضابطے (زرعی مقاصد) ایکٹ (LXIV بابت 1948) ایک ایسا قانون جو بھارت کے آئین کے آغاز پر نافذ العمل تھا، وضع کرتا ہے کہ ڈپٹی کمشنر نوٹیفکیشن کے ذریعے ایسے زرعی سیزن کے حوالے سے دیہاتوں کے لیے ایک مدت طے کریں جو اس میں متعین ہو" اور یہ کہ "ڈپٹی

کمشنر عام حکم نامہ کے ذریعے جو ایسے دیہاتوں پر لاگو ہو جس کی وہ وضاحت کرے،، زرعی سیزن کے دوران بیڑیوں کے بنانے پر پابندی لگائے۔" ا یکٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ ایسے حکم نامہ میں مخصوص گاؤں میں رہنے والا کوئی بھی شخص زرعی سیزن کے دوران خود کو بیڑیوں کی تیاری میں مشغول نہیں کرے گا، اور مذکورہ سیزن کے دوران کوئی بھی صنعت کار بیڑیوں کی تیاری کے لیے کسی بھی شخص کو ملازمت پر نہیں رکھے گا۔" ا یکٹ کی دفعات کے تحت ڈپٹی کمشنر کی طرف سے ایک حکم جاری کیا گیا تھا جس میں بعض دیہاتوں میں رہنے والے تمام افراد کو ایک خاص موسم کے دوران بیڑیوں کو بنانے میں مشغول ہونے سے منع کیا گیا تھا۔ مذکورہ گاؤں میں سے کسی ایک میں رہنے والے بیڑیوں کا ایک کارخانہ دار اور بیڑی فیکٹری کے ایک ملازم نے آئین کے دفعہ 32 کے تحت مینڈمس رٹ کے لیے درخواست دی جس میں الزام لگایا گیا کہ چونکہ ایکٹ درخواست گزاروں کو اپنی تجارت یا کاروبار جاری رکھنے کے اپنے بنیادی حق کا استعمال کرنے سے منع کرتا ہے جس کی ضمانت آئین کے دفعہ 19 کے فقرہ (ز) نے انہیں دی تھی، ا یکٹ کالعدم تھا:

یہ قرار دیا گیا، (i) کہ قانون کا مقصد، یعنی صوبے کے بیڑی تیار کرنے والے علاقوں میں زرعی کاموں کے لیے مناسب مزدوروں کی فراہمی کے لیے اقدامات فراہم کرنا، بیڑیوں کی تیاری پر مکمل پابندی لگائے بغیر زرعی موسم کے دوران بیڑیوں کی تیاری میں زرعی مزدوروں کے روزگار کو روکنے والی قانون سازی کے ذریعے اچھی طرح سے حاصل کیا جا سکتا تھا۔ چونکہ ایکٹ کی دفعات کا مقصد کے پیش نظر کوئی معقول تعلق نہیں تھا، اس لیے یہ ایکٹ دفعہ 19 کے فقرہ (6) کے معنی میں "معقول پابندیاں" نافذ کرنے والا قانون نہیں تھا۔ اور اس وجہ سے کالعدم تھا۔

(ii) قانون کیلئے یہاں تک کہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ زرعی مزدوروں کے حوالے سے پابندیاں عائد کرنے کا اختیار دیتی ہے، اس لیے اسے درست نہیں ٹھہرایا جا سکتا کیونکہ استعمال شدہ زبان اتنی وسیع تھی کہ دونوں حدود کے اندر اور اس کے باہر پابندیاں جو آئینی طور پر اجازت شدہ قانون سازی کارروائی کے حق کو اثر انداز کرتی تھی ، اور جب تک کہ اس کے آئین کی طرف سے غیر منظور شدہ مقاصد کے لیے لاگو کرنے کے امکان کو مسترد نہیں کیا جا سکتا، اسے مکمل طور پر کالعدم قرار دیا جانا چاہیے۔

"معقول پابندی" کے جملے سے مراد یہ ہے کہ حق سے لطف اندوز ہونے والے شخص پر لگائی گئی حد من مانی یا حد سے زیادہ نوعیت کی نہیں ہونی چاہیے، جو مفاد عامہ میں مطلوبہ حد سے باہر ہو۔ لفظ "معقول" کا مطلب

بہترین دیکھ بھال اور غور وفکر ہے،یعنی کسی کورس کا انتخاب جو استدلال سے لیا جائے۔قانون سازی جو من مانی یا حد سے زیادہ حق پر دھاوا بولتی ہے اسے معقولیت کے معیار پر مشتمل نہیں کہا جا سکتا اور جب تک کہ یہ دفعہ 19 (1) (ز) میں ضمانت شدہ آزادی اور فقرہ (6) بابت دفعہ 19 کے ذریعہ اجازت شدہ سماجی کنٹرول کے درمیان مناسب توازن قائم نہ کرے۔اسے اس معیار میں کمی سمجھا جانا چاہیے۔

یہ بھی مانا گیا کہ مقنّنہ کی طرف سے معقول پابندی کا تعین حتمی اور فیصلہ کن نہیں ہے۔عدالت عظمیٰ کو اس بات پر غور کرنے کا اختیار حاصل ہے کہ آیا مقنّنہ کی طرف سے لگائی گئی پابندیاں دفعہ 19، کے فقرہ (6) کے معنی میں معقول ہیں یا نہیں۔اور قانون کو کالعدم قرار دینا اگر اس کی رائے میں پابندیاں معقول نہیں ہیں۔

اصل عدالتی فیصلہ:1950 کی درخواست نمبرات 78اور 79۔

بھارت کا آئین کے دفعہ 32 کے تحت مینڈمس کی رٹ کے لیے درخواست۔

درخواست گزاروں کے لیے جی این جوشی۔

مدعاعلیہ کے لیے ایس ایم سیکری۔

8 نومبر 1950 کو عدالت کا فیصلہ مہاجن جج نے سنایا تھا۔

**جج مہاجن۔** بھارت کے آئین کی دفعہ 19 (1) (ز) کے تحت ضمانت شدہ بنیادی حق کے نفاذ کے لیے یہ دو درخواستیں ضلع ساگر (ریاست مدھیہ پردیش) کے بیڑی مینوفیکچرنگ ادارے کے بالترتیب ایک مالک اور ایک ملازم نے کی ہیں۔یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ ریاست میں نافذ قانون جو کچھ دیہاتوں میں بیڑیوں کی تیاری بشمول وہ جہاں درخواست دہندگان رہتے ہیں اسے ممنوع قرار دیتا ہے
،آئین کے حصہ III کی دفعات سے مطابقت نہیں رکھتی ہے اور اس کے نتیجے میں کالعدم ہے۔

وسطی صوبے اور بیڑیوں کی تیاری کے بیرا رضابطے (زرعی مقاصد) ایکٹ (LXIV بابت 1948)،19 اکتوبر 1948 میں منظور کیا گیا تھا۔اور آئین کے آغاز پر ریاست میں نافذ قانون تھا۔ایکٹ کے دفعہ 3 اور 4 ان اصطلاحات میں ہیں:۔

.3"ڈپٹی کمشنر نوٹیفکیشن کے ذریعے ایسے دیہاتوں کے حوالے سے زرعی سیزن کے لیے مدت طے کر سکتا ہے جیسا کہ اس میں متعین ہو۔

.4(1) ڈپٹی کمشنر، عام حکم نامے کے ذریعے، جو ایسے دیہاتوں تک پھیل جائے گا جیسا کہ وہ متعین کرے، پر زرعی موسم کے دوران بیڑیوں کی تیاری پر پابندی لگا سکتا ہے۔

(2) اس ترتیب میں متعین گاؤں میں رہنے والا کوئی بھی شخص زرعی موسم کے دوران خود کو بیڑیوں کی تیاری میں مشغول نہیں کرے گا، اور مذکورہ موسم کے دوران کوئی بھی صنعت کار بیڑیوں کی تیاری کے لیے کسی بھی شخص کو ملازمت پر نہیں رکھے گا۔

13" جون 1950 کو ساگر کے ڈپٹی کمشنر کی طرف سے ایکٹ کی دفعات کے تحت ایک حکم جاری کیا گیا تھا جس میں بعض دیہاتوں میں رہنے والے تمام افراد کو بیڑیوں کی تیاری میں مشغول ہونے سے منع کیا گیا تھا۔ 19 جون 1950 کو یہ دونوں درخواستیں آئین کی دفعہ 32 کے تحت اس عدالت میں پیش کی گئیں جس میں حکم کے جواز کو چیلنج کیا گیا کیونکہ اس نے درخواست گزاروں کے پیشہ اور کاروبار کی آزادی کے حق کو متعصّبانہ طور پر متاثر کیا۔ درخواستوں کے زیرِ التواء ہونے کے دوران 13 جون کے حکم میں مذکورہ سیزن ختم ہو گیا۔ 8 اکتوبر سے 18 نومبر 1950 تک آنے والے زرعی سیزن کے لیے ایک نیا حکم نامہ 29 ستمبر 1950 کو اسی شرائط میں جاری کیا گیا تھا۔ اس حکم کو بھی ایک ضمنی عرضی میں چیلنج کیا گیا تھا۔

دفعہ 19(1)(ز) مندرجہ ذیل کہتا ہے:

" تمام شہریوں کو کسی بھی پیشے کو اپنانے، یا کسی بھی پیشے، تجارت یا کاروبار کو جاری رکھنے کا حق حاصل ہو گا۔

آرٹیکل پیشے اور کاروبار کی آزادی کی ضمانت دیتا ہے۔ تاہم، یہاں جو آزادی کی ضمانت دی گئی ہے وہ آرٹیکل 19 کی ریاست کی فقرہ (6) کے ذریعہ عائد کردہ حدود سے مشروط ہے۔ یہ فقرہ ان شرائط میں ہے:-

مذکورہ فقرہ کی ذیلی فقرہ (ز) میں کچھ بھی کسی موجودہ قانون کے نفاذ کو متاثر نہیں کرے گا، یا ریاست کو کوئی قانون بنانے سے روکتا ہے، عام لوگوں کے مفاد میں، مذکورہ ذیلی شق کے ذریعہ دیئے گئے حق کے استعمال پر معقول پابندیاں عائد کرتا ہے، اور، خاص طور پر، مذکورہ ذیلی شق کی کوئی بھی چیز کسی موجودہ قانون کے عمل کو متاثر نہیں کرے گی جہاں تک کہ وہ کسی اختیار کو مقرر کرنے کا اختیار یا اختیار دیتی ہے، یا ریاست کو کسی پیشہ پر عمل کرنے یا کسی پیشے، تجارت یا کاروبار کو جاری رکھنے کے لیے ضروری پیشہ ورانہ یا تکنیکی

قابلیت کو تجویز کرنے یا با اختیار بنانے کا کوئی قانون بنانے سے روکتی ہے۔

ان درخواستوں میں غور کرنے کی بات یہ ہے کہ آیا وسطی صوبے اور بیرار ایکٹ LXIV بابت 1948 اس فقرہ کے دائرے میں آتا ہے یا اس کی دفعات سے تجاوز کرتا ہے۔ درخواست گزاروں کے قابل وکیل کا کہنا ہے کہ اعتراض شدہ ایکٹ عام لوگوں کے مفاد میں بنیادی حق کے استعمال پر معقول پابندیاں عائد نہیں کرتا بلکہ اسے مکمل طور پر مسترد کرتا ہے۔ اس دلیل کی صداقت جاننے کے لیے یہ ضروری ہے کہ متنازعہ ایکٹ اور اس کی کچھ دفعات کا جائزہ لیا جائے۔ ایکٹ کی تمہید میں کہا گیا ہے کہ یہ بیڑی تیار کرنے والے علاقوں میں زرعی مقاصد کے لیے مناسب مزدوروں کی فراہمی کے لیے اقدامات فراہم کرنے کے لیے نافذ کیا گیا ہے۔ اوپر مذکورہ بالا دفعہ 3 اور 4 ڈپٹی کمشنر کو زرعی موسم کے دوران بیڑیوں کی تیاری پر پابندی لگانے کا اختیار دیتے ہیں۔ ان توضیعات میں سے کسی کی خلاف ورزی پر ایکٹ کی دفعہ 7 اسے قابل سزا قرار دیتی ہے، جس کی سزا قید ہے جس کی مدت چھ ماہ تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں ہوسکتے ہیں۔ اسے مزید خوراک کی پیداوار کی مہم میں مدد کرنے اور بغیر کاشت والی زمین کے بہت سے علاقوں کو ہل کے تحت لانے کے مقصد سے نافذ کیا گیا تھا۔

فیصلہ کرنے کیلئے سوال یہ ہے کہ کیا عوامی مفادات کے تحفظ کی آڑ میں قانون من مانی طور پر نجی کاروبار میں مداخلت کرتا ہے اور جائز پیشے پر غیر معقول اور غیر ضروری طور پر پابند قواعد وضوابط عائد کرتا ہے؛ دوسرے لفظوں میں، کیا زرعی سیزن کے اندر بیڑیوں کی تیاری کے کاروبار پر کلی ممانعت کرنے پر آئین کے آرٹیکل 19 (1) (ز) میں درج بنیادی حقوق پر معقول پابندی کے مترادف ہے۔ جب تک یہ نہیں دکھایا جاتا کہ ایکٹ کی دفعات کا مقصد کے پیش نظر معقول تعلق ہے، اس کے ذریعے پیشے اور کاروبار کی آزادی کے حق کو کم نہیں کیا جاسکتا۔

'معقول پابندی" کے جملے سے مراد یہ ہے کہ حق سے لطف اندوز ہونے والے شخص پر لگائی گئی حد من مانی یا حد سے زیادہ نوعیت کی نہیں ہونی چاہیے، جو مفاد عامہ میں مطلوبہ حد سے باہر ہو۔ لفظ "معقول" کا مطلب بہترین دیکھ بھال اور غور وفکر ہے، یعنی کسی کورس کا انتخاب جو استدلال سے لیا جائے۔ قانون سازی جو من مانی یا حد سے زیادہ حق پر دھاوا بولتی ہے اسے معقولیت کے معیار پر مشتمل نہیں کہا جاسکتا اور جب تک کہ یہ دفعہ 19 (1) (ز) میں ضمانت شدہ آزادی اور فقرہ (6) بابت دفعہ 19 کے ذریعہ اجازت شدہ سماجی کنٹرول کے

درمیان مناسب توازن قائم نہ کرے۔اسے اس معیار میں کمی سمجھا جانا چاہیے۔
اختتامی پیراگراف میں فقرہ(6) ان پابندیوں کی نوعیت والی کچھ مثالوں کی وضاحت کرتی ہے جو آئین سازوں کے ذہن میں تھیں اور جن میں معقولیت کا معیار ہے۔وہ فقرہ کی تشریح کے لیے رہنمائی فراہم کرتے ہیں اور ان پابندیوں کی حد اور نوعیت کی وضاحت کرتے ہیں جو قانون کے مطابق فقرہ (ز) میں ضمانت شدہ آزادی پر عائد کی جاسکتی ہیں۔آرٹیکل 19 (1) (ز) میں مذکورہ حق کو قانون زرعی سیزن کے دوران مکمل طور پر معطل کر دیتا ہے اور اس طرح کی معطّلی صنعت کی بے دخلی کا باعث بن سکتی ہے جو اس کی حتمی تباہی کو ثابت کرتی ہے۔قانون کا مقصد زرعی مقاصد کے لیے مناسب مزدوروں کی فراہمی صوبے کے بیڑی مینوفیکچرنگ کے علاقوں کے لیے اقدامات فراہم کرنا ہے۔ اور اسے ازرعی موسم کے دوران بیڑیوں کو بنانے میں زرعی مزدوروں کے روزگار کو روکنے والے قانون سازی کے ذریعے اچھی طرح سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔
یہاں تک کہ وقت کے نقطہ نظر میں بھی پابندی معقول ہوسکتی ہے اگر یہ کاروبار میں کام کے اوقات کے ضابطے کے مترادف ہو۔اس طرح کی قانون سازی اگر چہ بیڑیوں کی تیاری کے لیے افراد کی بھرتی کے میدان کو محدود کرے گی اور صنعت کے کام کے اوقات کو منظّم کرے گی، لیکن یہ مینوفیکچرنگ کے کاروبار کو مکمل طور پر روکنے کے مترادف نہیں ہوگا اور یہ شاید شق (6) کے دائرے میں آتا ہوگا۔تاہم، ایکٹ کی دفعات کے نقطہ نظر میں مقصد سے کوئی معقول تعلق نہیں ہے لیکن دائرہ کار میں اتنا سخت ہے کہ یہ اس مقصد سے تجاوز کرتا ہے۔قانون کی دفعات نہ صرف مقدمے کی ضروریات سے زیادہ ہیں بلکہ استعمال شدہ زبان بیڑیوں کے بنانے والے کو اپنے کاروبار میں کسی بھی شخص کو ملازمت دینے سے منع کرتی ہے، چاہے وہ شخص کہیں بھی رہائش پذیر ہو۔دوسرے لفظوں میں، اس علاقے میں رہنے والا بیڑیوں کا کارخانہ دار ضلع یا صوبے کے پڑوسی علاقوں یا صوبے سے باہر سے مزدور درآمد نہیں کرسکتا۔اس کے باوجود اس طرح کی ممانعت من مانی نوعیت کی ہے کیونکہ اس کا اس مقصد سے کوئی تعلق نہیں ہے جسے قانون سازی حاصل کرنا چاہتی ہے اور اس طرح حق کے استعمال پر معقول پابندی نہیں کہا جاسکتا۔مزید یہ کہ قانون زرعی موسم کے دوران مطلع شدہ دیہاتوں میں رہنے والے تمام افراد کو بیڑیوں کی تیاری میں مشغول ہونے سے منع کرتا ہے۔اس بات سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ان دیہاتوں میں بہت سے کمزور اور معذور افراد، بہت سے بچے، بوڑھی خواتین اور چھوٹے دکاندار رہتے ہوں گے جو زرعی مزدوری کے لیے استعمال ہونے سے قاصر ہیں۔ایسے تمام افراد کو قانون کے ذریعہ بیڑیوں کی

تیاری میں مشغول ہونے سے منع کیا گیا ہےاوراس طرح وہ اپنی روزی روٹی کمانے سے محروم ہورہے ہیں۔ یہ عام بات ہے کہ ہر گاؤں میں کچھ مخصوص طبقے کے لوگ رہتے ہیں جو زرعی کاموں میں مشغول نہیں ہوتے ہیں۔ وہ اوران کی خواتین اور بچے اپنے فرصت کے اوقات میں بیڑی کے کاروبار میں مشغول ہوکر اپنی آمدنی میں اضافہ کرتے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ انہیں اس پیشہ کو جاری رکھنے سے منع کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ جیسا کہ قانون ہے، نہ صرف ان لوگوں کو مجبور کرتا ہے جو زرعی کاموں میں مصروف ہوسکتے ہیں، بلکہ یہ ان افراد کو بھی منع کرتا ہے جن کا زرعی کاموں سے کوئی تعلق یا رشتہ نہیں ہے کو بیڑی بنانے کے کاروبار میں مشغول ہونے اوراس طرح اپنی روزی روٹی کمانے سے بھی منع کرتا ہے۔ قانون کی ان دفعات کو، ہماری رائے میں، درخواست دہندگان کے حق پر معقول پابندیوں کے مترادف نہیں کہا جاسکتا ہے اور ایسا ہونے کی وجہ سے یہ قانون آئین کے حصہ III کی دفعات کے مطابق نہیں ہے۔ یہاں تک کہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ قانون زرعی مزدوری پر پابندیاں مسلط کرنے کا اختیار دیتا ہےجس کو درست نہیں ٹھہرایا جاسکتا ہے کیونکہ استعمال کی جانے والی زبان اتنی وسیع ہے کہ حق کو متاثر کرنے والی آئینی طور پر جائز قانون سازی کی حدود کے اندر اوراس کے باہر پابندیوں کا احاطہ کرسکتی ہے۔ آئین کی طرف سے منظور شدہ مقاصد کے لیے لاگو ہونے کے امکان کو جب تک مسترد نہیں کیا جائے اسے مکمل طور پر کالعدم قرار دیا جانا چاہیے۔

حکومت مدھیہ پردیش کے لیے **مسٹر سیکری** کا مؤقف ہے کہ مدھیہ پردیش مقنّنہ قانون کے ذریعے لگائی گئی پابندیوں کی معقولیت کا مناسب جج ہے، کہ صرف مقنّنہ ریاست میں موجود حالات کو جانتی تھی اور صرف وہی کہہ سکتی تھی کہ کس قسم کی قانون سازی مؤثر طریقے سے مقصد حاصل کرسکتی ہے اوراس سے مزید خوراک کی مہم میں مدد ملے گی اور بغیر کاشت کی زمین کو ہل کے نیچے لانے میں مدد ملے گی اور یہ کہ اتنی بڑی دوری پر بیٹھ کر یہ عدالت اپنے نظریہ کی بنا پر فیصلہ نہیں کرسکتی کہ ایسے حالات میں لگائی گئی پابندیاں معقول تھیں یا نہیں۔ یہ دلیل آئین کی واضح دفعات کے منافی ہے۔ مقنّنہ کی طرف سے معقول پابندی کا تعین حتمی یا فیصلہ کن نہیں ہے۔ یہ اس عدالت کی نگرانی سے مشروط ہے۔ بنیادی حقوق کے معاملے میں، سپریم کورٹ آئین کی طرف سے ضمانت شدہ حقوق کی نگرانی اور حفاظت کرتی ہے اور اپنے افعال کے استعمال میں اسے یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ مقنّنہ کے کسی قانون کو کالعدم قرار دے سکتی ہے اگر وہ آئین کی طرف سے دی گئی آزادیوں کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ اس لیے ہماری رائے ہے کہ متنازعہ قانون معقولیت کے امتحان پر پورا نہیں اترتا اور

اس لیے کالعدم ہے۔

اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ڈپٹی کمشنر کی طرف سے 13 جون 1950 اور 26 ستمبر 1950 کو جاری کردہ احکامات کالعدم، غیر فعال اور غیر موثر ہیں۔لہذا ہم جواب دہندگان کو ہدایت دیتے ہیں کہ وہ درخواست گزاروں کے خلاف کسی بھی طرح سے ایکٹ کی دفعہ 4 میں موجود دفعات کو نافذ نہ کریں۔درخواست کنندگان ان کارروائیوں میں اُن کی دونوں درخواستوں کا حرجانہ لیں گیں۔

درخواستوں کی اجازت دی گئی۔

نمبر 78 اور 79 میں درخواست گزاروں کے لیے ایجنٹ:

راجندر نارائن۔

نمبر 78 اور 79 میں مدعا علیہ کا ایجنٹ:

پی اے مہتا۔